© rasailojaraid.com

رسائل و مسائل

تراویح اور تہجد کا فرق

سوال: ۱- رمضان المبارک میں تہجد پڑھنے کے سلسلے میں ایک عالم دین سے سنا تھا کہ پڑھی جائے لیکن چند ساتھیوں نے اس پر اصرار کیا کہ حضورؐ نے آٹھ رکعت جو تراویح پڑھی ہے وہ دراصل تہجد ہی کی نماز ہے لہٰذا تہجد کی ضرورت نہیں رہتی۔

۲- ہفتہ کا روزہ نہ رکھنے کے بارے میں کتاب الصوم میں ایک مستند حدیث دیکھی۔ لیکن ساتھ ہی دوسری حدیث بھی ہے جس سے ذہن میں الجھن پیدا ہوئی۔ اب کس پر عمل کروں؟ وضاحت فرمادیں۔

جواب: ۱- تراویح، تہجد کی دوسری شکل ہے۔ رمضان المبارک میں اگر ایک انسان حافظ اور قاری ہے اور انفرادی طور پر نماز ادا کرنے کا عزم رکھتا ہے تو وہ تراویح کی بجائے سحری کے وقت اٹھ کر تہجد پڑھ سکتا ہے۔ حضرت عمرؓ اسی طرح کیا کرتے تھے۔ ایسی صورت میں وہ ۲۰ رکعت تہجد اور تین وتر پڑھے یا آٹھ رکعت تہجد اور تین وتر، دونوں کی گنجایش ہے۔ لیکن اگر انفرادی صورت میں پڑھنا ہے تو پھر آٹھ رکعت تہجد اور تین وتر بہتر ہیں اور اگر اجتماعی شکل میں پڑھنا ہے تو وہ ۲۰ رکعت تراویح پڑھے۔ ایک عام آدمی کے لیے مناسب یہی ہے کہ وہ تہجد پڑھنے کی بجائے تراویح پڑھے اور صبح اٹھ کر تہجد بھی پڑھے۔ یہ شکل دونوں فضیلتوں کو جمع کرنے والی ہے، اس لیے افضل ہے۔ نوافل جتنے زیادہ کوئی پڑھنا چاہے پڑھ سکتا ہے، اسے منع نہیں کیا جا سکتا، البتہ اگر تراویح پڑھ لی ہو تو پھر تہجد کے بغیر بھی گزارہ ہو جائے گا اور قیام اللیل کا ثواب مل جائے گا۔ لیکن یہ بات درست نہیں ہے کہ تراویح کے بعد تہجد پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ گنجایش بھی نہیں ہے۔ یہ بات غلط ہے، بلکہ دونوں کو پڑھنے کا فائدہ ہے۔ اس لیے کہ تراویح کے ساتھ قیام اللیل کا ثواب مل جائے گا اور تہجد کے ساتھ ثواب میں مزید اضافہ ہو جائے گا۔

۲- ہفتہ کے دن روزے کے بارے میں آپ نے دو روایتوں کے درمیان تعارض کا جو ذکر کیا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ ہفتہ کے روز فی نفسہ روزہ رکھنا جائز ہے۔ اس لیے کہ ۵ دنوں عیدالفطر، عیدالاضحیٰ

© rasailojaraid.com